بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 /اگست 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابی کا ذکر ہو گا ان کا نام ہے حضرت زبیر بن عوام۔ حضرت زبیر کے والد کا نام عوام بن خویلد تھا اور والدہ کا نام صفیہ بنت عبد المطلب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے تھے۔ حضرت زبیر کی شادی حضرت ابوبکر صدیق کی بیٹی حضرت اسماء کے ساتھ ہوئی تھی، یوں حضرت زبیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم زلف بھی تھے۔ حضرت زبیر نے حضرت ابوبکرؓ کے بعد اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے والوں میں وہ چوتھے یا پانچویں شخص تھے۔ حضرت زبیر نے بارہ سال اور بعض روایات کے مطابق آٹھ یا سولہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ حضرت زبیر ان دس خوش قسمت صحابہ میں سے تھے جن کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی اور ان چھ اصحاب شوریٰ میں سے ایک ہیں جنہیں حضرت عمر نے اپنی وفات سے قبل اگلا خلیفہ منتخب کرنے کیلئے نامزد فرمایا تھا۔

جب حضرت زبیر نے اسلام قبول کر لیا تو آپ کے چچا آپ کو ایک چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیتے تھے تا کہ وہ اسلام چھوڑ کر کفر میں لوٹ جائیں مگر آپ یہی کہتے تھے کہ اب میں کفر میں نہیں لوٹوں گا۔

حضرت زبیر حبشہ کی طرف دونوں ہجرتوں میں شریک ہوئے اور جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضرت منذر بن محمد کے پاس ٹھہرے۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت زبیر بن عوام کی بیوی تھیں ان سے مروی ہے کہ جب میں مکہ سے ہجرت کر کے روانہ ہوئی تو میں امید سے تھی وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے قبا میں پڑاؤ کیا عبد اللہ بن زبیر وہاں پیدا ہوا پھر میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اسے اپنی گود

میں رکھا پھر اس بچے کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا۔ پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا پھر آپ نے کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی اور اس کیلئے برکت کی دعا کی اور وہ پہلا بچہ تھا جو اسلام میں پیدا ہوا۔ حضرت زبیر نے اپنے بیٹوں کے نام شہداء کے نام پر رکھے تھے تا کہ شاید اللہ انہیں شہادت نصیب کرے۔

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی تلوار کو اللہ کی راہ میں نیام سے نکالا تھا۔ ایک دفعہ حضرت زبیر کو اچانک کہیں سے آواز آئی کہ محمد ﷺ کو قتل کر دیا گیا ہے وہ فوراً اپنی تلوار لیکر نکلے۔ راستے میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ لیا اور پوچھا زبیر رک جاؤ! رک جاؤ! کیا بات ہے؟ حضرت زبیر نے عرض کیا مجھے ایک آواز آئی تھی کہ آپؐ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ آپؐ نے پوچھا پھر تم کیا کر سکتے تھے اگر مجھے شہید کر دیا۔ تو کہنے لگے اللہ کی قسم میں نے ارادہ کیا کہ تمام اہل مکہ کو قتل کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کیلئے اس وقت خصوصی دعا فرمائی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تلوار کیلئے بھی دعا کی۔

حضرت زبیر غزوہ بدر احد اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ غزوہ احد میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے آپ سے موت پر بیعت کی۔ فتح مکہ کے موقع پر مہاجرین کے تین جھنڈوں میں سے ایک جھنڈا حضرت زبیر کے پاس تھا۔ بدر کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے جن میں سے ایک پر حضرت زبیر سوار تھے۔ جنگ بدر میں حضرت زبیر نے زرد عمامہ باندھا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ فرشتے زبیر کے مشابہ اترے ہیں۔ یعنی جو فرشتے اللہ تعالیٰ نے مدد کیلئے بھیجے ہیں وہ بھی اسی عمامے میں جنگ لڑ رہے ہیں۔

حضرت زبیر کہتے تھے کہ غزوہ بدر کے دن عبیدۃ بن سعید سے میری مڈھ بھیڑ ہوئی اور اس نے ہتھیاروں کو پوری طرح اوپر پہنا ہوا تھا اسکی صرف آنکھیں ہی نظر آتی تھی اور اسکی کنیت ابوذات القرش تھی وہ کہنے لگا میں ابوذات القرش ہوں یہ سنتے ہی میں نے اس پر برچھی سے حملہ کر دیا اور اسکی آنکھ میں زخم لگا یا تو وہ وہیں مر گیا۔ حضرت زبیر کہتے تھے کہ میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھ کر پورا زور لگایا اور بڑی مشکل سے میں نے وہ برچھی کھینچ کر نکالی تو اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروۃ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ برچھی حضرت زبیر سے طلب فرمائی انہوں نے آپ کو پیش کر دی جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو حضرت زبیر نے اسے واپس لے لیا پھر اسکے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ برچھی طلب کی حضرت زبیر نے انہیں دے دی جب حضرت ابوبکر فوت ہوئے تو حضرت

عمر نے آپ سے وہ برچھی طلب کی اور آپ نے انہیں دے دی۔ جب حضرت عمر فوت ہوئے تو حضرت زبیر نے واپس لے لی پھر اسکے بعد حضرت عثمان نے ان سے وہ برچھی طلب کی اور حضرت زبیر نے انہیں دے دی جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو وہ حضرت علی کی آل کو مل گئی۔ آخر حضرت عبداللہ بن زبیر نے ان سے لے لی اور وہ ان کے پاس رہی یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن زبیر شہید کر دیئے گئے۔

حضرت زبیر بن عوام بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا یعنی مجھ سے یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: غزوہ خیبر میں یہود کا مشہور سردار مرحب حضرت محمد بن مسلمہ کے ہاتھوں مارا گیا تو اس کا بھائی یاسر میدان میں آیا اس نے نعرہ بلند کیا کہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے گا۔ حضرت زبیر اسکے مقابلے کیلئے آگے بڑھے حضرت صفیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ معلوم ہوتا ہے کہ آج میرے بیٹے کو شہادت نصیب ہوگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تیرا بیٹا اس کو مارے گا۔ حضرت زبیر یاسر کے مقابلے کیلئے نکلے اور وہ حضرت زبیر کے ہاتھوں مارا گیا۔ حضرت زبیر ان تین لوگوں میں بھی شامل تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا پتا کرنے بھیجا تھا جو کفار کیلئے حضرت حاطب بن ابی بلتعۃ کا خط لے کر جا رہی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ حضرت زبیر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھبل نامی بت کے اوپر اپنی چھڑی ماری اور وہ اپنے مقام سے گر کر ٹوٹ گیا تو حضرت زبیر نے ابوسفیان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور کہا ابوسفیان یاد ہے احد کے دن جب مسلمان زخموں سے چور ایک طرف کھڑے ہوئے تھے تم نے اپنے غرور میں یہ اعلان کیا تھا کہ اعل ھبل۔ ھبل کی شان بلند ہو اور یہ کہ ھبل نے ہی تم کو احد کے دن مسلمانوں پر فتح دی تھی۔ آج دیکھتے ہو سامنے ھبل کے ٹکڑے پڑے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا زبیر یہ باتیں اب جانے دو۔ آج ہم کو اچھی طرح نظر آ رہا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے سوا کوئی اور خدا بھی ہوتا تو آج جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں اس طرح کبھی نہ ہوتا پس یہی خدا ہے جو آنحضرت ﷺ کا خدا ہے۔

فتح شام کے بعد حضرت عمرو بن عاص کی سرکردگی میں مصر پر حملہ ہوا۔ مسلمانوں نے فسطاط شہر کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت عمرو بن عاص نے قلعہ کی مضبوطی اور فوج کی قلت کو دیکھا تو حضرت عمر سے کمک روانہ کرنے کیلئے درخواست

کی۔حضرت عمر نے دس ہزار فوج اور چار افسر بھجوائے۔فرمایا ان میں سے ہر ایک افسر ایک ہزار کے برابر ہے ان میں سے ایک حضرت زبیر تھے۔حضرت عمرو بن عاص نے محاصرے کے انتظامات ان کے سپرد کئے۔سات ماہ تک محاصرہ جاری رہا۔حضرت زبیر ایک دن کہنے لگے کہ آج میں مسلمانوں پر فدا ہوتا ہوں یہ کہہ کر تلوار سونت لی اور سیڑھی لگا کر فصیل پر چڑھ گئے۔چند اور صحابہ نے ان کا ساتھ دیا۔فصیل پر پہنچ کر سب نے ایک ساتھ تکبیر کے نعرے بلند کئے اور ساتھ ہی تمام فوج نے اتنے زور سے نعرہ بلند کیا کہ قلعہ کی زمین دہل گئی۔عیسائیوں نے سمجھا کہ مسلمان قلعہ کے اندر گھس گئے ہیں وہ بدحواس ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔حضرت زبیر نے فصیل سے اتر کر قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور تمام فوج اندر گھس گئی۔حضور انور نے فرمایا:حضرت زبیر کے ذکر کا باقی حصہ انشاءاللہ آئندہ بیان ہوگا۔

حضور پرنور نے بعدہٗ مکرم معراج احمد صاحب شہید ابن محمود احمد صاحب آف ڈوگری گارڈن ضلع پشاور کا ذکر فرمایا۔ان کو مخالفین احمدیت نے 12 اگست کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔نیز فرمایا آجکل مخالفت پاکستان میں پھر زوروں پر ہے۔اللہ تعالیٰ ان شریروں کے شر ان پر الٹائے۔ان دنوں میں ہمیں بہت زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔رب کل شیء خادمك رب فاحفظني وانصرني وارحمني۔اللھم انا نجعلك في نحورھم ونعوذبك من شرورھم بہت پڑھیں۔درود شریف بہت پڑھیں۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان شریروں کے شر سے محفوظ رکھے۔جوں جوں یہ دشمنی بڑھ رہی ہے توں توں ہمیں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے۔

اس کے بعد حضور انور نے عزیزم ادیب احمد ناصر مربی سلسلہ کا اور مکرم حمید احمد شیخ صاحب کا ذکر خیر فرمایا اور مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی اور جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب ادا کرنے کا اعلان فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 21TH - AUGUST- 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB